ھوالولی الکریم

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوٰت اللہ علیک

﴿ایک عقیدہ ایک تحقیق﴾

شہزادہ پاک جناب محسن

علیہ الصلوات والسلام

از ...... مخدوم سید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری

[جمن شاہ]

www.jamanshah.com

الحمد لله رب العالمین و صلوات و السلام علی محمدؐ وآلہٖ طیبن و عجل الله فرجھم بقائمھم علیه الصلوات والسلام امابعد

دوستو! کچھ روایات ایسے ہیں جو اغیار کی طرف سے ہمارے کتب میں داخل ہوئے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہمارے ہاں بیان ہوئے ہیں کہ آج ان کے بارے میں یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ روایات ہمارے ہیں یا ہمارے مخالفین کے وضع کردہ ہیں اور یہ واضعین روایات ہمارے جن مسلمات مذہب کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے وہ مسلسل پہنچ رہا ہے اور ہم لاعلمی اور سادگی کی وجہ سے اپنے مسلمات مذہب کو نقصان پہنچاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے ہم نے یہ ضرورت محسوس کی ہے کہ ان روایات کی نشاندہی کریں اور اپنے مذہب حقہ کے اصل نظریات کو پیش کریں تاکہ جو غلیظ روایات ہم سننے کے بعد اپنے آپ سے شرمندہ ہوجاتے ہیں انہیں اپنے مجالس ومحافل سے نکال دیں تاکہ نہ ہی ہم اپنے مخالفین کے سامنے شرمندہ ہوں اور نہ ہی اپنے آپ سے......

ان روایات میں سے ایک روایات جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی شہادت کے ضمن بیان ہوتی چلی آرہی ہے اور اس میں ہمارے مسلمہ عقائد کی تردید بھی ہے اور جناب سیدہ کونین ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا کی نعوذ باللہ توہین بھی ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ آج اس پر اپنے لوگوں سے بات کروں اور انہیں اس کی حقیقت سے بتوفیق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف آگاہ بھی کروں

مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے قاری اسے پڑھ کر ایک دفعہ حیران ضرور ہوں گے کیونکہ یہ توہین آمیز روایت اتنی کثرت سے بیان کی جاتی ہے کہ عام انسان اس کے خلاف کوئی تصور رکھتا ہی نہیں، مگر جب وہ اپنے ضمیر اور اپنی عقیدت سے فیصلہ لیں گے تو وہ فیصلہ ہمارے ہی حق میں پائیں گے

﴿ظہور جناب محسن علیہ الصلوات والسلام﴾

دوستو جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ معظّمہ کونین صلوات اللہ علیہا کے تین پاک فرزند علیہم الصلوات والسلام اور دو دختران علیہما الصلوات والسلام تھیں ان میں سے چھوٹے فرزند یہ شہزادہ محسن علیہ الصلوات والسلام تھے ان کے بارے میں عرض کردوں کہ اسد الغابہ فی تمیز صحابہ 18/9 پر ہانی ابن ہانی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ

☆لما ولد الحسن سمیته حربا فجاء رسول الله صلی الله علیه و آلهٖ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموه؟ قلنا حربا قال هو حسن علیه الصلوات والسلام فلما ولد الحسین علیه الصلوات والسلام سمیته حربا [جعفرؑ] فجاء النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم فقال ا رونی ابنی ما سمیتموه؟ قلنا حربا [جعفرؑ] قال بل هو الحسین علیه الصلوات والسلام فلما ولد الثالث سمیته حربا ثم جاء النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموه؟ قلنا حربا[جعفرؑ] فقال بل هو محسن علیه الصلوات والسلام ثم قال سمیتم باسماء ولد هارون شبر و شبیر ومشبر علیهم الصلوات والسلام

سارے روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں جب ہماری دستار کے وارث امام مجتبیٰ علیہ الصلوات والسلام کی دنیا پر آمد ہوئی تو ہماری دلی خواہش یہ تھی کہ ہم ان کا اسم مبارک جعفرؑ [حرب] رکھیں گے اس وقت سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ہمیں ہمارے لختؑ جگر کی زیارت کروائیں پھر دریافت فرمایا کہ ان کا نام کیا رکھا گیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم آپ کی ذات سے کیسے سبقت کرسکتے تھے جو نام آپ پسند فرمائیں گے وہی نام ہوگا ،

آپ نے فرمایا ہم بھی اللہ جل جلالہ سے کیسے سبقت کر سکتے ہیں؟

اس وقت وحی نازل ہوئی اور ان کا نام پاک حسن علیہ الصلوات والسلام رکھا گیا......

اس کے بعد کریم کربلا علیہ الصلوات والسلام کی دنیا پر آمد ہوئی تو پھر ہماری دلی خواہش تھی کہ ان کا نام جعفرؑ [حرب] رکھا جائے مگر پھر شہنشاہ معظم سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارے نور چشم کو ہمارے پاس لائیں جب ہم نے کریم کربلا علیہ الصلوات والسلام کو ان کی آغوش رحمت میں دیا تو پھر آپ نے وہی سوال دہرایا کہ ان کا کیا نام رکھا گیا ہے؟ تو ہم نے سابقہ جواب عرض کیا کہ ہم آپ سے کیسے سبقت کر سکتے ہیں تو پھر آپ نے فرمایا کہ ان کا نام اقدس حسین علیہ الصلوات والسلام ہے...... ان کے بعد جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کا ظہور اجلال ہوا تو پھر ہماری دلی خواہش تھی کہ ان کا نام جعفرؑ [حرب] رکھا جائے مگر پھر شہنشاہ معظم سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارے نور چشم کو ہمارے پاس لائیں جب ہم نے جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کو ان کی آغوش عاطفت میں دیا تو پھر آپ نے وہی سوال دہرایا کہ ان کا کیا نام رکھا گیا ہے؟ تو ہم نے سابقہ جواب عرض کیا کہ ہم آپ سے کیسے سبقت کر سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کا نام اقدس محسن علیہ الصلوات والسلام ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے ان شہزادوں کے نام جناب ہارون علیہ السلام کے تین بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں ان کے بڑے بیٹے کا نام شبرؑ تھا اور منجھلے بیٹے کا نام ''شبیرؑ'' تھا اور ان کے چھوٹے بیٹے کا نام ''مُشَبِّرْؑ'' تھا جن کے عربی میں معنی بالترتیب حسنؑ و حسینؑ و محسنؑ ہوتے ہیں

دوستو سریانی زبان کا یہ کلیہ ہے کہ اس کا ہر ثلاثی میں اسم صفت مشدد ہوتا ہے اور عربی زبان میں غیر مشدد ہوتا ہے جیسا کہ عربی میں حَسَنْ ہے اسی طرح سریانی میں شَبَّرْ ہے باقی طرز استخراج دونوں کا ایک جیسا ہوتا ہے

www.jamanshah.com

یہ تو وہ روایت ہے جسے اغیار نے لکھا ہے اگر ہم اس روایت کے ساتھ وہ روایات بھی شامل کریں کہ جس میں امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ ہماری دلی خواہش تھی جس کا اظہار نہیں ہوا کہ ہم اپنے بیٹوں کے نام اپنے بھائیوں کے نام پر رکھیں گے مگر ہماری اولاد کے اسمائے الحسنیٰ جناب ہارون علیہ السلام کے تین بیٹوں کے نام پر رکھے گئے اغیار نے بھائیوں کی بجائے ابوسفیان کے باپ کا نام شامل کر دیا ورنہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اپنے بھائیوں کا ذکر فرمایا تھا جیسا کہ بعد والے بیٹوں میں جناب جعفر جناب عقیل اور جناب طالب علیہم الصلوات والسلام کے نام موجود ہیں اور یہ نام رکھ کر اس دلی خواہش کی تکمیل فرمائی گئی ......

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنے تینوں فرزندان علیہم الصلوات والسلام کے ظہور پرنور کے وقت آپ نے ایک بھائی کا نام کیوں سوچا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام حبشہ میں تھے کیونکہ مکہ سے سب سے پہلے آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور پھر فتح خیبر کے وقت واپس تشریف لائے تھے اس طرح کئی برسوں کی ظاہراً جدائی تھی جس کی وجہ سے ایک نام پاک بار بار پیش کیا ......ممکن ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری وجہ ہو لیکن روایات میں یہی ہے کہ آپ نے تینوں مرتبہ اپنے ایک ہی بھائی جناب جعفر طیار علیہ الصلوات والسلام کا نام ہی پسند فرمایا......

دوستو اس روایت میں ایک اہم مسئلے کو حل فرمایا گیا ہے یعنی فرمایا یہ ہے کہ

☆فلما ولد الثالث سمیته جعفرا[حربا] ثم جاء النبی صلی الله علیه و آلہٖ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ؟ قلنا حربا قال بل هو محسن علیه الصلوات والسلام ثم قال سمیتم باسماء ولد هارون شبرؑ و شبیرؑ ومشبرؑ علیهم الصلوات والسلام ......

مسند الامام الشہید جلد اوّل

www.jamanshah.com

فرمایا جب ہمارے لخت جگر جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی دنیا پہ آمد ہوئی تو شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمیں ہمارا نور چشم دکھائیں تو ہم نے جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کو پیش کیا تو فرمایا آپ نے ان کا نام کیا تجویز کیا ہے؟ ہم نے (دل میں) کہا حرب یا جعفر...... اس پر فرمایا ان کا نام پاک تو محسن علیہ الصلوات والسلام ہے اور ہم نے جناب ہارون علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کے ناموں پہ آپ کے پاک فرزندان علیہم الصلوات والسلام کے نام تجویز فرمائے ہیں [یعنی شبر وشبیر ومشبر کے عربی میں یہی معنی ہیں]

اب دیکھیں اس روایت سے یہ ثابت ہے کہ جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی دنیا میں آمد شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور حیات ہی میں ہو چکی تھی

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی دنیا میں آمد کی تاریخ کیا تھی؟

اس کا جواب کسی کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا...... البتہ ہم واقعات پر کرونالوجی (Chronology) کے کلیات اپلائی (Apply) کر کے اندازہ ضرور کر سکتے ہیں...... وہ اس طرح کہ خم غدیر پہ اعلان ولایت کے بعد جب 20 ذوالحجہ کے بعد آپ مدینہ میں تشریف لائے تو جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی دنیا پہ آمد ہوئی یعنی شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری دور علالت محرم الحرام میں شروع ہوا، ایک ماہ اٹھائیس دن بعد آپ نے وصال فرمایا یعنی 28 صفر کو آپ کا وصال ہوا اس طرح ہم یہ اندازہ ضرور کر سکتے ہیں کہ جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی دنیا پہ آمد 23 ذوالحجہ کے بعد اور یکم محرم الحرام سے قبل ہے اور ان کا روز شہادت 12/10 جمادی الاوّل ہے اس طرح بوقت شہادت ان کی عمر شریف کم وبیش پانچ مہینے تھی، اس روایت سے اغیار کی یہ روایت باطل ہو جاتی ہے کہ وہ نعوذ باللہ شکم مادر میں تھے اور ان کا سقط ہو گیا تھا کیونکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ معصومین علیہ الصلوات والسلام شکم مادر میں ہوتے ہی نہیں

﴿اشتباہ سقط﴾

دوستو! اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ''سقط'' کا تصور کہاں سے آیا؟

اس کا سادہ سا جواب ہے کہ جب کسی بچے کے بارے میں لفظ سقط استعمال ہوتا ہے تو تبادر اسقاط کا ہوتا ہے حالانکہ سقط کے لفظ کے معنی صرف اسقاط کے لینا بھی عربی زبان سے نابلد ہونے کی علامت ہے ورنہ جہاں عرفا اور علمائے ربانیین نے یہ لفظ استعمال کیا ہے تو اس کے معنی ''گرنے'' کے لئے ہیں اور ''گرنا'' کسی بھی چیز سے ہوسکتا ہے یعنی ہاتھوں سے گرنا بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ عام طور پر کہتے سقط الورق من الشجر یعنی درخت سے پتے کا سقط ہوا یا پتہ درخت سے گرا ...... اسی طرح شہزادہ محسن علیہ الصلوات والسلام بھی والدہ ماجدہ صلوات اللہ علیہا کے ہاتھوں سے گرے تھے کیونکہ عرفا عظام رضوان اللہ علیہم کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ معصومین علیہم الصلوات والسلام شکم مادر میں نہیں آتے بلکہ ان کا نور جبین والدؑ سے جبین مادر میں منتقل ہوتا ہے یہ ہم شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اس خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے کسی بھی مقدس فرد کا مقامِ قرار شکم مادر نہیں ہوتا بلکہ یہ جن لمحات میں والد اقدس علیہ الصلوات والسلام کی جبین سے منتقل ہوکر والدہ ماجدہ صلوات اللہ علیہا میں قرار پذیر ہوتے ہیں تو یہ ان کے دائیں طرف نازل ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے گیارہویں امام جناب ابومحمد حسن العسکری علیہ الصلوات والسلام نے اپنی پھوپھی پاک صلوات اللہ علیہا کے سامنے اس بات کی وضاحت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ

☆قال انا معاشر الاوصیاء لسنا نحمل فی البطون انما نحمل فی الجنب ولانخرج من الارحام وانما نخرج من فخذالایمن من امهاتنا ولاتتنا نور الله الذی لاتناله الدنسات ......بحارالانوار جلد 51 روایت 37

www.jamanshah.com

خلاصہ یہ ہے کہ معصومین علیہ الصلوات والسلام شکم مادر میں قرار نہیں پاتے بلکہ وہ دائیں جانب قیام پذیر ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ شکم مادر سے پیدا ہوتے ہیں بلکہ یہ والدہ ماجدہ صلوات اللہ علیہا کے دائیں زانو کی طرف سے ظہور فرماتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کے نور ہوتے ہیں اس لئے انہیں آلودگیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور یہ انوار انسانی وحیوانی طریقے سے اس دنیا میں تشریف نہیں لاتے ...... یہ روایت جملہ کتب غیبت میں موجود ہے اور اگر کوئی اسے بھی ضعیف قرار دے تو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اجلال کے واقعات سارے کے سارے مشتبہ ہو جائیں گے

اس عقیدے کو بنیاد بنایا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی شہادت ان کے ظہور کے بعد ہوئی ہے

دوستو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ بچے کا نام تین دن بعد رکھیں کیونکہ انہوں نے اپنی ساری اولاد کے اسمائے مبارکہ کا اعلان تین دن بعد فرمایا تھا اور جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کا نام رکھا جانا بھی ایک ثبوت ہے کہ وہ دنیا میں تشریف لا چکے تھے اور یہ جو لفظ سقط [گرنا] ہے اس کے معنی ہاتھوں سے گرنے کے ہیں

واقعۂ شہادت

اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب حکومت وقت کے حکم پر قنفذ ملعون اور اس کے ساتھی در اطہر پر آئے تو انہوں نے لکڑیاں جمع کر کے دروازہ ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا، جب دروازہ ٹھنڈا ہو رہا تھا تو ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا شہزادہ محسن علیہ الصلوات والسلام کو گود میں لئے دروازہ کے قریب تشریف لے گئیں اور ظالمین کی سرزنش کی، جس پر قنفذ ملعون نے دروازے کو دھکا دیا جو آدھا جل چکا تھا، اس وقت ملکہ عالمین دروازے کے بالکل قریب کھڑی تھیں کہ دروازہ ان پر گرا اس وقت انہوں نے شہزادہ محسن علیہ

الصلوات والسلام کو بچانے کی کوشش کی مگر دروازہ ان کے پہلو کو زخمی کرتا ہوا شہزادہ محسن علیہ الصلوات والسلام پر جا گرا جس کی وجہ سے وہ والدہ پاک صلوات اللہ علیہا کے ہاتھوں سے چھوٹ گئے اور اسی زخم کی وجہ سے موقعہ پر ہی شہید ہو گئے اور اس ضرب سے ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا کا پہلو بھی شدید زخمی ہوا اور چند روز بعد آپ جناب صلوات اللہ علیہا بھی اپنے پاک بابا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے جاملیں

امام جعفرؑ صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ

☆اوّل من یحکم فیھم محسن ابن علیؑ علیھما الصلوات والسلام ......الخ

فرمایا جب شہنشاہ امامِ زمانہ عَجَلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشَّرِیف کا ظہور وخروج ہو گا اور منبر عدل آراستہ کیا جائے گا تو سب سے پہلے جس مظلوم علیہ الصلوات والسلام کے انتقام کا فیصلہ ہو گا وہ جناب محسن علیہ الصلوات والسلام ہوں گے اس وقت قنفذ ملعون کو اس کے ساتھیوں سمیت دربار عدالت میں پیش کیا جائے گا اور ان پر ایک آتش جہنم کے کوڑے سے حد جاری کی جائے گی اور وہ کوڑا اس طرح کا ہو گا کہ اگر اس کی ایک ضرب سمندر پر لگائی جائے تو وہ سمندر بھی دہک اٹھے گا اور اگر اس کی ضرب پہاڑوں پر لگائی جائے تو وہ انہیں بھی پیس کر رکھ دے گا اس کوڑے کی قنفذ ملعون اور اس کے ساتھیوں کو ضربیں لگائی جائیں گی

دوستو اگر ہم اس اصول کے حوالے سے دیکھیں کہ جو سب سے بڑا مظلوم اور سب سے بڑا شہید ہو گا اس کا انتقام سب سے پہلے لیا جائیگا تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ عالم موجود میں شہید اکبر اگر کوئی ہے تو ہ جناب محسن ہیں اس طرح ہم درجہ بندی کریں تو وہ اس طرح ہو گی کہ باقی سارے شہدائے عالم میں سید الشہدا جناب حمزہ علیہ الصلوات والسلام ہیں اور بنو ہاشم علیہ الصلوات والسلام کے جتنے شہید ہیں ان

میں اسے سید الشہدا شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام ہیں اور آل عمران علیہ الصلوات والسلام میں سے جتنے شہید ہیں ان میں سے سید الشہدا اور شہید اکبر جناب محسن علیہ الصلوات والسلام ہیں کیونکہ سب سے پہلے ان کا انتقام لیا جانا ہے اوران کے بعد شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کا انتقام لیا جانا ہے ان کے بعد دیگر شہیدوں کا انتقام لیا جائیگا اوراس بات سے آج تک کسی نے انکار نہیں کیا کہ سب پہلے جوانتقام لیا جانا ہے وہ جناب محسن علیہ الصلوات والسلام ہی کا ہوگا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی شہید اکبر ہیں شہید اعظم ہیں اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نگاہ میں انہیں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے

﴿معنی اصلاب وارحام﴾

دوستو اب یہاں یہ سوال ہوسکتا ہے کہ ہم جو زیارات میں پڑھتے ہیں کہ " اشھد انك كنت نورا فی الاصلاب الشامخه والا رحام المطهرته " ...... کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اصلاب شامخہ میں اورارحام مطہرہ میں ایک نور ہی تھے ...... اس کے معنی کیا ہوں گے؟

اس کے جواب کیلئے سب سے پہلے ہم لغت میں ان الفاظ کے معنی دیکھیں گے اس کے بعد ہم عرفائے کرام رضوان اللہ علیھم کے نظریات پیش کریں گے

دوستو صلب کے معنی سخت چیز یا غیرآباد زمینوں کے بھی ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے [اِنھا لاصلاب منذ عوام] ...... صلب ریڑھ کی ہڈی کو بھی کہتے ہیں ...... صلب سخت اور راسخ

کو بھی کہتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں ھو صُلب" فی دینہٖ ......صلب ''قوت'' کو بھی کہتے ہیں صلب حرب [جنگ] کو بھی کہتے ہیں صلب موٹے پتھر والی زمین کو بھی کہتے ہیں

اصطلاحی طور پر ہر اس چیز کو صلب کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نازل ہو کر اگلے مرحلے کیلئے قیام پذیر ہو

دوستو! یہ بھی ہے کہ زیارت کے فقرے میں اصلاب کی ترکیب شامخہ سے ہوئی ہے اور یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ مرکبات میں الفاظ مرکبہ میں سے کسی ایک لفظ کے معنی پر اصرار کرنا جائز نہیں ہوتا...... اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لفظ اصلاب مطلق نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اس کے ساتھ شامخہ کو جوڑا گیا ہے اس لئے ہمیں ''شمخ'' کے معنی بھی شامل کرنا ہوں گے......شمخ شمخا کے معنی ہیں بلند ہونا، اونچا ہونا، کبیر ہونا، باعث فخر......عربی میں عام طور پر بہت اونچی پہاڑی کو شامخہ کہتے ہیں کہ جس پر کسی عام آدمی کی رسائی نہ ہو

دوستو یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ جب کسی لفظ کے متعدد معنی ہوں تو پھر اس لفظ کے ہر مقام پر ایک معنی لینا درست نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے موقع اور محل کے حساب سے معنی دیتے ہیں اس لئے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اللہ جل جلالہ کے انوار کیلئے ان میں سے کونسے معنی مناسب ہوں گے اور کونسے معنی نعوذ باللہ باعث توہین ہوں گے

اب اگر ہم اس بات سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کریں تو اس طرح اصلاب شامخہ کے لغوی معنی اس بلند و بالا مقام کے ہیں جہاں جہاں اس نور نے اگلے مراحل کیلئے قیام فرمایا

اس میں دوسرا لفظ ہے ارحام...... اسے بھی لغت میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ الـرَحِمُ والـرِحْمُ ...... کے لغوی معنی ہیں رشتہ داری کے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا ارحامکم......

یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں اور رشتہ داروں اور قرابت داروں کو ذوالرحم بھی کہا جاتا ہے......ارحام کے ثانوی معنی ہیں بچہ دانی کے......لغت المنجد

صاحبان لسانیات کہتے ہیں کہ ہیں رحیم کے ایک معنی بہت زیادہ قوی رشتہ رکھنے والے کے بھی ہیں کیونکہ پورے عالم خلق اورامر سے مربوط جتنے بھی رشتے ہیں ان سب سے زیادہ قوی رشتہ''خلاقیت'' کا ہے کہ جو پیدا کرنے کا رشتہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی رشتہ ہو ہی نہیں سکتا اس لئے اللہ جل جلالہ کو اس حوالے سے بھی رحیم کہا جاتا ہے

جن لوگوں نے ارحام کے معنی ہر جگہ بچہ دانی کے لئے ہیں اور قرآن کریم میں لا یعلم مافی الارحام کے معنی یہ کئے ہیں کہ بچہ دانی میں نر ہے یا مادہ ہے ان کے معانی کو جدید سائنس نے انجام تک پہنچا دیا ہے اور انعقاد نطفہ کے 48 گھنٹے بعد بتایا جا سکتا ہے کہ بچہ دانی میں بچی ہے یا بچہ ہے اس لئے عرض کرونگا کہ ارحام سے ہر جگہ بچہ دانی مراد نہیں ہوتا......

دوستو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان لاتعداد روایات کا کیا کریں گے کہ جن میں اصلاب شامخہ اور ارحام مطہرہ کا ذکر ہے اور ہم ان کے درست معنی کیا سمجھیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اپنی طرف سے کچھ سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ عرفائے عظام رضوان اللہ علیھم نے اس مسئلے کو بہت ہی خوبصورتی سے حل فرمایا ہوا ہے۔ ویسے تو اس پر سارے عرفائے عظام رضوان اللہ علیھم نے روشنی ڈالی ہے مگر ہم صرف مجدد عرفانیات جناب امام خمینی رضوان اللہ علیہ ہی کا نورانی نظریہ پیش کرتے ہیں انہوں نے مصباح الھدایہ میں فرمایا ہے

ان الاحادیث الواردة عن اصحاب الوحیی والتنزیل فی بدء خلقھم علیھم السلام وطینہ ارواحھم وان اول الخلق روح رسول اللہ وعلی صلی اللہ علیھما وآلھما او ارواحھم اشارة الی تعین روحانیتھم التی ھیی المشیئتہ

www.jamanshah.com

المطلقته والرحمته الواسعته تعيناً عقليناً لانه اول الظهور هو ارواحهم عليهم السلام والتعبير بالخلق لا يناسب ذلك فان مقام المشيته لم يكن من الخلق فی شيی بل هو الامر المشار اليه بقوله تعالی ﴿الا له الخلق والامر﴾
اہل وحی تنزیل سے معصومین علیہ الصلوات والسلام کی خلقت کی ابتداء اور طینت ارواح کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں اور منقول ہوا ہے کہ اول مخلوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کی روح مقدس یا ان کے ارواح طیبہ ہیں یہ بھی ان کی اس روحانیت کے تعین کی طرف اشارہ ہے جو کہ مشیت مطلقہ ورحمت واسعہ اور تعین عقلی ہے کیونکہ ان کا سب سے پہلا ظہور ان کے ارواح کی صورت میں تھا اور ان ذات مقدسہ علیہم الصلوات والسلام کے لیے ''خلق'' کا لفظ مناسب نہیں ہے کیونکہ مشیت کسی طرح بھی عالم خلق سے نہیں بلکہ وہ امر ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ ''اسی کے لیے خلق وامر ہے''

وان يطلق عليه الخلق ايضاً كما ورد منهم ،، خلق الله الاشياء بالمشيئته والمشيئته بنفسها ،، وهذا الحديث الشريف ايضاً من الادلته علی كون المشيئته المطلقته فوق التعينات الخلقيته من العقل وما دونه و نحن نذكر روايته دالته علی تمام المقصود الذی اقمنا البرهان الذوقيی عليه بحمد الله تميمناً بذكره وتبركاً به

ہاں اس پر خلق کا بھی بسا اوقات اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ ان ذوات مقدسہ سے منقول ہے کہ اللہ نے اشیاء کو مشیت کے ساتھ خلق کیا اور مشیت کو از خود خلق کیا اور یہ حدیث شریف بھی اس بات پر دلیل ہے کہ مشیت مطلقہ تعینات خلقیہ ،، از قبیل عقل حواس کے علاوہ ،، سے مافوق ہے اور ہم یہاں ایک روایت نقل کرتے ہیں جو کہ اس تمام مقصود پر دلالت کرتی ہے جس پر ہم نے بحمد اللہ برہان ذوقی قائم کیا ہے تاکہ اس کے ذکر سے

www.jamanshah.com

یمن و برکت حاصل ہو

فی الکافی الشریف عن احمد بن علی بن محمد بن عبدالله بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابی عبدالله علیه الصلوات والسلام قال ان الله کان اذ لا کان و خلق الکان والمکان وخلق الانوار وخلق نور الانوار الذی نورت منه الانوار واجری فیه من نوره الذی نورت منه الانوار وهو النور الذی خلق منه محمداً وعلیاً فلم یزالا نورین اذ لا شیی کون قبلهما فلم یزالا یجریان طاهرین مطهر ین فی الاصلاب الطاهرین حتی افترقا فی اطهر طاهرین فی عبدالله علیه الصلوات والسلام وابی طالب علیه الصلوات والسلام، صدق ولی الله صلوات الله علیه – ولسنا بصدد شرح الحدیث الشریف فان شرحه مع عدم کونه فی عهدة مثلی ، طویل الذیل ولکن نشیر الی بعض اشاراته التیی تشیر الی مقصودنا فنقول وبالله التوفیق۔

کافی شریف میں احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن امیر کائنات علیہم الصلوات والسلام کی سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق اللہ موجود تھا جبکہ کچھ بھی نہ تھا اور خدائے تعالیٰ نے کون ومکان کو پیدا کیا اور نورانوار کو خلق فرمایا کہ انوار کی نورانیت اسی نور سے ہے اور اس میں اپنا وہ نور جاری کیا جس سے انوار نے نور حاصل کیا اور یہ وہی نور ہے جس سے اس نے شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کو خلق فرمایا پس یہ دونوں بزرگوار نور اول رہے کیونکہ ان سے قبل کوئی چیز نہیں بنائی گئی

پس یہ دونوں نور پاک و پاکیزہ صورت میں پاکیزہ لوگوں کے اصلاب میں جاری رہے حتی کہ جناب عبداللہ علیہ الصلوات والسلام جناب ابوطالب علیہ الصلوات والسلام میں پاکیزہ ترین ہستیوں میں آ کر جدا ہوگئے ولی اللہ علیہ الصلوات والسلام نے سچ ارشاد فرمایا ہم اس حدیث شریف کی شرح کرنے کے درپے نہیں چونکہ اس کی شرح مجھ

www.jamanshah.com

جیسے کے بس میں نہیں ہے اس کی شرح کا دامن بہت طویل ہے ہاں ہم یہاں چند اشارات کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ہمارے مقصد کی جانب اشارہ کررہے ہیں پس ہم بتوفیق الہی کہتے ہیں

لعل قوله عليه السلام كان اذ لا كان ــ اشارة الى تقدمه تعالى شانه بالحقيقته على الموجودات والان كما كان كما قال جنيد البغدادى حين سمع كان الله ولم يكن معه شيى : الان كما كان ـوفى توحيد صدوق الطائفته : ان الله تبارك وتعالى كان لم يزل بلا زمان ولا مكان وهو الان كما كان ـ

امام نے جو یہ فرمایا کہ اذ لا کان یعنی جبکہ کچھ نہ تھا اس سے انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالی کو تمام موجودات پر تقدم حقیقی حاصل ہے اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا جیسا کہ جنید بغدادی نے جب سنا کہ اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی ایسا ہی ہے ......اور صدوق الطائفہ کی کتاب میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تھا اور ہمیشہ بغیر زمان ومکان کے ہے اور وہ اب بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ پہلے تھا

وقوله فخلق الكان والمكان الى قوله منه الانوار اشارة الى ترتيب امهات مراتب الوجود من النازل الى الصاعد فان الكان والمكان هو الكائنات والمكانيات الطبيعته والاجرام السماويته والارضيته او مطلق ما ظهر فى عالم الطبيعته وكان طالعاً عن بحر الهيولى المظلمته حتى يشمل النفس التى هى بذاتها من عالم الانوار ولكنها طالعته عن مطلع المادة ظاهرة فى الكائنات النازلته والانوار هى العالم العقيلى بقضها وقضيضها او هو مع عالم النفسى باعتبار اصل حقيقتهما التى هى الانوار ونور الانوار هو الفيض المنسبط والوجود المطلق الذى منه الحقائق العقليته وغير ها

www.jamanshah.com

والعوالم الصاعدة والنازلته وتخصيص خلق الانوار منه بالذكر مع ان جميع مراتب الوجود منه للتناسب الواقع بينهما او لكون العقل اول ظهور المشيئته المطلقته او لان صدور الكائنات لا يحتاج الى الذكر بعد ذكر صدور الانوار منه فان صدور الانور اذ كان من شی كان صدور غير الانوار منه ايضاً بحسب ترتيب سلسلته الوجود وقوسی النزول والصعود

معصوم کا فرمان فخلق الکان والمکان سے الانوار تک'' امہات مراتب وجود'' کی ترتیب عالی سے اسفل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ کان ومکان وہ کائنات ہے اور مکانیات طبیعہ واجرام سماویۃ ارضیہ یا مطلقاً جو کچھ بھی عالم طبیعت میں ظاہر ہوا اور اس نے تاریک ہیولیٰ کے سمندر سے سر اٹھایا حتی کہ وہ نفس بھی جو بالذات عالم انوار سے ہے لیکن وہ افق مادہ سے طلوع ہوا اور پست کائنات میں ظاہر ہوا

انوار سے مراد تمام تر عقلی یا وہ عالم نفس کے ساتھ اس اعتبار سے مراد یہ ہے کہ ان کی اصل حقیقت انوار ہیں اور نور الانوار سے اس'' فیض منبسط'' اور'' وجود مطلق'' کی طرف اشارہ ہے جو کہ حقائق عقلی وغیرہ کے لیے سر آغاز اور مبدا عوالم بالا وپائین ہے اور اس سے انوار کے خلق ہونے کے ذکر کو خصوصیت سے بیان کرنے کی وجہ جبکہ تمام مراتب وجود اسی سے ہیں یہ ہے کہ انوار اور نور الانوار کے درمیان مناسبت ہے یا اس لیے کہ عقل سب سے پہلا ظہور مشیت مطلق ہے یا اس لیے کہ نور سے انوار کے صدور کا ذکر کرنے کے بعد اس کائنات کے صدور کے ذکر کی حاجت نہیں ہے چونکہ جب انوار صدور کسی شی سے ہوا تو غیر انوار بھی بحسب ترتیب سلسلہ وجود و'' قوسین نزول وصعود ''اسی سے صادر ہوں گے

والضمير المجرور فی قوله واجری فيه ـ امارا جع الى الانوار اشارة الى ان المقيدات التی هی الانوار عين المطلق الذی هو نور الانوار فعلی هذابكون

المراد من نور الانوار هو العقلی المرد الاول ومن الانوار النفوس الکلیته اوھی مع سایر العقول غیر العقل الاول ویکون المراد من نوره الذی نورت منه الانوار هو الفیض المنسبط وهذا یناسب للعبارة من جهتین۔

اوراجریٰ فیہ میں ضمیر مجرور یا تو انوار کی طرف راجع ہے اوراس میں ان مقیدات کی طرف اشارہ ہے جو انوار عین مطلق ہیں جو کہ نورالانوار ہے بنا بریں نورالانوار سے مراد عقلی مجرد اول ہوگی اورانوار سے ''نفوس کلیہ'' مراد ہوں گے یا نفوس کلیہ دیگر تمام عقل کے ساتھ ماسواعقل اول سے دو جہتوں سے عبارت ومناسب ہے یعنی اس کے دو تعبیرات ہیں

الاولی : نسبته الخلق الی نور الانوار وقد عرفت مراراً انه من عالم الامر لا الخلق وان اضیف الیه احیاناً کما فی الحدیث الشریف المتقدم ذکره۔

الثانیته :اضافته النور الی ذاته تعالی فی قوله واجری فیه من نوره فانها اشارة الی اتحاد الظاهر والمظهر وان جاز اضافته نور سایر الانوار الی ذاته تعالی ایضاً باعتبار لکن الانسب ذلك۔

وایاك وان تفهم من الاجراء ما هو المتفاهم العرفی منه کجریان النور الحسی فی المستنیر بل هو بمعنی الظهور والا حاطته القیومیته کما لا یکون النور هو النور الحسی۔

وقوله علیه السلام وهو النور الذی خلق منه محمداً وعلیاً علیهم الصلوات والسلام ای من نور الانوار الذی هو الوجود المنبسط الذی قد عرفت انه الحقیقته المحمدیته والعلویته بنحو الوحدة والاتعین خلق نور هما المقدس وهذا صریح فیما ذکرنا فتفکر فیه حتی تنفتح علیك الاسرار۔

www.jamanshah.com

اول : نورالانوار کی طرف خلق کی نسبت دی گئی ہے جبکہ تم بار ہا یہ جان چکے ہو کہ نور الانوار عالم الامر سے ہے نہ عالم خلق سے اگر چہ بسا اوقات اس کی بھی نسبت دی جاتی ہے جیسا کہ متقدم الذکر میں اتحاد ظاہر ومظہر کی طرف اشارہ ہے اگر چہ ہم تمام انوار کے نور کو اعتبار سے ذات باری تعالی کی طرف نسبت دے سکتے ہیں لیکن یہ زیادہ مناسب ہے......خبردار اجرا سے وہ مفہوم نہ سمجھنا جو کہ عرف میں سمجھا جاتا ہے جیسا کہ نور حاصل کرنے والی شے میں حسی نور جاری ہوتا ہے بلکہ وہ ظہور احاطہ قیومیہ کے معنی میں ہے جیسا کہ یہاں حسی نور مراد نہیں ہوگا

امام کا فرمانا کہ یہ وہ نور ہے جس سے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ الصلوات والسلام کو خلق فرمایا یعنی نورالانوار سے جو کہ ''وجود منبسط'' ہے جس کو تم جان چکے ہو کہ وہ حقیقت محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلو یہ علیہ الصلوات والسلام ہے جن میں ایک گونہ وحدت اور لاتعین ہے کہ اللہ نے اس حقیقت سے ان کے مقدس نور کو خلق فرمایا اور یہ ہمارے بیان کردہ مطلب کی تائید میں بالکل واضح ہے اس میں خوب فکر کرو تاکہ تم پر اسرار کا انکشاف ہو سکے

وقوله عليه السلام : فلم يزالا نورين اولين اذ لا شى كون قبلهما يعنى به ان نور هما المقدس المنشا من نوره هو العقلى المجرد المقدم على العالم الكون ـ وقوله عليه السلا م فلم يزالا الى اخره اشارة الى ظهوره فى العوالم النازلته من صلب عالم الجبروت الى بطن عالم الملكوت العلياء ومن صلبه الى بطن عالم الملكوت السفلى ومن صلبه الى بطن عالم الملك ثم ظهر فى خلاصته العوالم ونسختها الجامعته اى الانسان الذى هو ابو البشر وانتفلى منه الى ان افترق فى اطهر طاهرين عبد الله وابى طالب عليهما السلا م والسر فى التعبير عن كل عالم صاعد بالنسبته الى الهابط بالصلب وعن

كل عالم نازل بالنسبته الى الصاعد منه بالبطن ظاهر لا يحتاج الى التفصيل۔

امام کا فرمان ،، پس دونوں نور اول رہے جبکہ کچھ بھی نہ تھا اور اس سے قبل کچھ نہ بنا تھا اس سے مراد یہ کہ ان کا مقدس نور اللہ کے نور سے بنا جو کہ عقلی مجرد اور عالم کون سے مقدم ہے اور جو امام نے یہ فرمایا کہ یہ دونوں ہمیشہ جاری رہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور عوالم نازلہ یعنی صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف اور پھر صلب عالم ملکوت سے بطن عالم پائین کی طرف جاری ہوئے پھر یہ خلاصہ عوالم اوران کے جامع نسخہ میں ظاہر ہوئے جو کہ ابوالبشر ہے اور وہاں سے منتقل ہوئے یہاں تک کہ پاکیزہ ترین ہستیوں یعنی عبداللہ اور ابو طالب علیہ السلام کی پشتوں میں آ کر جدا ہو گئے اور ہر عالم بالا سے عالم پائین کی طرف نسبت کو صلب سے جو تعبیر کیا گیا ہے اور عالم پائین سے عالم بالا کی طرف نسبت کو بطن سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی اصل وجہ ظاہر ہے اور تفصیل کی محتاج نہیں ہے

دوستو آپ نے مجدد عرفان جناب امام خمینی رضوان اللہ علیہ کی نورانی عبارت دیکھی ہے اور انہوں نے بھی عرفائے ماسلف کے مسلمات کو باقی ہی نہیں رکھا بلکہ اس کی تائید مزید فرمائی ہے کیونکہ سارے عرفا عظام رضوان اللہ علیھم کا یہی نظریہ ہے کہ جہاں جہاں معصومین علیہم الصلوات والسلام کے امہات طاہرین کا ذکر ہوتا ہے وہاں سب سے پہلے ''امہات المراتب'' مراد ہوتے ہیں کہ جہاں جہاں اس نور نے بوقت نزول و ہبوط قیام فرمایا اور اس دنیا میں جنھیں امہات معصومین علیہم الصلوات والسلام ہونے کا شرف عطا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک طرح سے نزول و ہبوط کے امہات مراتب ہی ہوتے ہیں

اسی طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ ان انوار ازلیہ علیہم الصلوات والسلام نے جن مقام کو

www.jamanshah.com

زینت بخشی ہے ان کے مقام قیام کو اصلاب وارحام کا نام دیا جاتا ہے اور جب ہم یہ زیارات میں کہتے ہیں کہ " اشهد انك كنت نورا فی الاصلاب الشامخه والا رحام المطهرته " تو اس سے مراد ہیں کہ وہ اصلاب عوالم لاھوت جبروت ملکوت کے بواطن واصلاب وارحام ہوتے ہیں

دوستو مرتبہ ومقام ابویت وامیت کے بارے میں جو عرفا عظام رضوان اللہ علیہم کا تصور ہے وہ یہی ہے کہ یہ نور جس مرتبہ اول سے نازل ہوا وہی سب سے اعلیٰ وارفع صلب شامخہ ہے کیونکہ شامخ کے معنی ہی بہت اونچے کے ہیں کیونکہ شامخہ ایسی اونچی چٹان کو کہتے ہیں کہ جس تک کسی کی رسائی ممکن نہ ہو ......اور یہ وہ صلب شامخہ ہے کہ جس میں سب سے اول اس نور اول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وحدانیت سمیت قیام فرمایا اور اسی کو مقام ابویت مطلقہ بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد اس کا جس مقام مرتبہ ماتحتہ میں نزول ہوا وہ سب سے اول رحم مطہرہ تھا کہ جسے مرتبہ ومقام امیت کہا جاتا ہے اور انہی کے بارے میں مجدد عرفان عارف خمینی رضوان اللہ علیہ اشارہ قول معصوم علیہ الصلوات والسلام کی شرح میں فرمایا ہے

وقوله عليه السلام فلم يزالا الى اخره اشارة الى ظهوره فى العوالم النازلته من صلب عالم الجبروت الى بطن عالم الملكوت العلياء ومن صلبه الى بطن عالم الملكوت السفلى ومن صلبه الى بطن عالم الملك ثم ظهر فى خلاصته العوالم

اور جو امام نے یہ فرمایا کہ یہ دونور ہمیشہ جاری رہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور عوالم نازلہ یعنی صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف اور پھر صلب عالم ملکوت سے بطن عالم پائین کی طرف جاری ہوئے پھر یہ خلاصہ عوالم اور ان کے جامع نسخہ کو زینت بخشی ...... اور اس کے بعد اپنے مرتبہ نزول میں حضرت آدم کی جبین

www.jamanshah.com

مبین کو زینت بخشی ......اور ان کا جو آگے کا نزول و ہبوط ہے وہ عوامی طرز کے اصلاب وارحام کا نہیں ہے بلکہ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ یہ آدم وحوا کے اصلاب و ارحام سے گزرے یہ ان کی توہین ہے کیونکہ صلب آدم علیہ السلام اصلاب شامخہ کی تعریف میں نہیں آتی کیونکہ اسی صلب میں قابیل جیسا بیٹا اور اسی صلب میں آج تک کے سارے کفار و مشرکین ظالمین موجود تھے اس لئے وہ صلب شامخہ کی تعریف سے خارج ہو جاتی ہے اور اسی طرح بطن جناب حوا سلام اللہ علیہا بھی کسی طرح سے ارحام مطہرہ کی تعریف میں نہیں آتا کیونکہ انہی کے بطن سے قابیل جیسا بیٹا بھی پیدا ہوا ہے اور ''عناق '' جیسی کافر بیٹی بھی پیدا ہوئی ہے ہاں جناب حوا سلام اللہ علیہ کی جبین مبین کو اگر ان کی قیام گاہ کہیں تو توہین نہ ہوگی۔ بلکہ فتقلبك فی الساجدین کی تائید ہوگی

دوستو قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ جب جناب آدم کی صلب سے ذرات کو نکال کر ان سے عہد لیا گیا تھا تو اس میں مومن و کافر سب لوگ اس صلب میں موجود تھے اور اسی کو عالم ذر بھی کہا جاتا ہے......اب آپ سوچیں کہ جس صلب میں شمر و یزید جیسے ملعون موجود ہوں کیا ان اصلاب وارحام کے بارے میں کوئی گواہی دے سکتا ہے وہ اصلاب شامخہ تھے اور ارحام مطہرہ تھے؟

اس کے بعد جناب آدم علیہ السلام کی سارے سلسلہ نسب کو دیکھتے جائیں آپ کو کوئی بھی صلب و رحم اس تعریف میں داخل نظر نہیں آئیگا جیسا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ لیں تو بنی اسرائیل کی ان کی صلب میں موجودگی ثابت ہونے سے وہ بھی اس تعریف سے خارج ہو جائیگی اسی طرح آپ ایک ایک کو دیکھتے چلے جائیں اور خود سوچتے چلے جائیں گے تو آپ کو ماننا پڑیگا کہ اصلاب شامخہ اور ارحام مطہرہ سے مراد وہ نہیں جو عام طور پر لیے جاتے ہیں بلکہ یہ اصلاب عالم انوار و جبروت لاھوت ہیں کیونکہ ایک ہی برتن میں کوئی بھی ذی شعور انسان غلاظت اور طیب اشیا کو جمع نہیں رکھتا کیونکہ نجاسات

www.jamanshah.com

وطیبات کو ایک جگہ جمع کرنا خلاف عقل و عدل ہے ...... اس پر ہزاروں دلائل دیئے جاسکتے ہیں

انہی دلائل کو دیکھتے ہوئے مجدد عرفان رضوان اللہ علیہ سے لے کر اولین عرفا عظام رضوان اللہ علیہم تک سب کا یہی عقیدہ ہے کہ جن اصلاب شامخہ اور ارحام مطہرہ کے بارے میں ہم گواہی دیتے ہیں وہ اصلاب عالم بالا ونوریہ و جبروتیہ و لاھوتیہ وملکیہ و ملکوتیہ ہیں اوران انسانی اصلاب وارحام کے بارے میں تو خود امام ابو محمدؑ العسکری علیہ الصلوات والسلام نے فرمادیا ہے کہ ہم معصومین شکموں میں نہیں آتے

دوستو یہاں ہم عرفائے عظام رضوان اللہ علیہم کی بحثیں پیش نہیں کرسکتے کہ جس میں انہوں نے بہت سے سوالات پر بحث کی ہے یعنی

( ) کیا طیب کا صدور غیر طیب سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

( ) کیا طیب سے غیر طیب کا صدور ہوسکتا ہے یا نہیں؟

( ) جس طرح کافر سے مومن پیدا ہوسکتا ہے کیا نعوذ باللہ کافر سے کوئی نبی یا معصوم بھی پیدا ہوسکتا ہے؟

( ) کیا کسی نبی یا معصوم سے کوئی غیر معصوم یا غیر صالح پیدا ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ان طویل بحثوں کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی طیب غیر طیب سے پیدا نہیں ہوسکتا اور ہاں کوئی غیر طیب طیب سے پیدا ہوسکتا ہے اور اس نتیجے سے یہ ثابت کیا جاتا ہے اصلاب شامخہ سے مراد یہ اصلاب ابنائے آدم نہیں ہے کیونکہ اصلاب وارحام ابنائے آدم ظرف طیب و غیر طیب کے جامع ہوتے ہیں بلکہ اصلاب سے مراد اس نور کے مراتب نزول و ہبوط ہیں یعنی یہ صلب ھویت کے ارحام جبروت میں نازل ہوئے پھر صلب جبروت سے ارحام عالم ملکوت میں بصورت ملکوتیہ نازل ہوئے اس کے بعد صلب عالم ملکوت سے ارحام عالم ملک میں بصورت ملکیہ نازل ہوئے اسی طرح اٹھارہ

ہزار اصلاب و ارحام نورانیہ میں بصورت نور نزول و ہبوط فرماتے ہوئے جبین آدم میں فروکش ہوئے اور آگے کا سفر ان کا مقدس اور سجدہ کرنے والی جبینوں کا ہے کیونکہ انہوں نے جب رحم عالم ناسوت میں نزول فرمایا تو بصورت نور ہی فرمایا اسی لئے تو ہمیں گواہی دینا پڑتی ہے" اشھد انك كنت نورا فی الاصلاب الشامخه و الارحام المطهره "

کیونکہ ان سارے مراحل نزول میں یہ نور کامل ہی رہے

جس کا ثبوت ہمارے پاس وہ روایات ہیں کہ جن میں انہوں نے اپنی والدہ پاک صلوات اللہ علیہا کی ظاہراً آ کر نصرت فرمائی ،سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت فرمائی ہر نبی کی نصرت فرمائی اور سلمان پاک کو شیر سے بچایا اور فارس الحجاز بن کر ہمیشہ گھوڑے پر سوار ہو کر ظاہر ہوئے

اسی طرح جناب یوشع بن نون علیہ السلام کو قلعے کو سر کرنے کیلئے ہدایت فرمانا جس کا ذکر ہماری کتابوں میں تو ہے ہی لیکن بائیبل میں بھی موجود ہے

اگر یہ نعوذ باللہ عام انسانوں کی طرح مراحل اصلاب و ارحام میں تھے تو پھر ان کا وہ وجود جو ان کی ظاہراً ولادت سے قبل ظاہر ہوا تھا وہ کیا تھا؟

کیا وہ حقیقی تھا یا مجازی؟ ...... یہ ایک علیحدہ موضوع ہے کہ یہ اپنے ظہور سے قبل بھی کس طرح کس کس کی نصرت فرماتے رہے کیونکہ اس موضوع پر ہمارے کتب میں بہت سے روایات ہیں اس پر ہم کوئی تفصیل پیش نہیں کریں گے

اس طویل بحث کے بعد ہم اپنے موضوع پر واپس آتے ہیں اور ہم یہ عرض کریں کہ یہ انوار الہیہ یہ انوار معصومین علیہم الصلوات والسلام کبھی بھی شکم مادر میں نہیں آتے اور اصلاب وارحام سے یہ مرادات نہیں جو باعث توہین ہیں اسی طرح جناب محسن علیہ الصلوات والسلام کی شہادت کے واقعے میں جو اشتباہ ہے وہ لفظ سقط سے واقع ہوا ہے

www.jamanshah.com

اور اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس وقت تک عام لوگوں کو ان کے ظہور کا علم نہ ہوا ور لفظ ''سقط'' سے انہوں نے اشتباہ کرتے ہوئے اسے نعوذ باللہ اسقاط سمجھ لیا ہو......

میری اس تحریر سے شاید بہت سے لوگوں کو اختلاف بھی ہوسکتا ہے مگر ہم تو عقیدت و عرفان کے میدان کے آدمی ہیں اس لئے ہمارا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں ہے ہاں ہر اس شخص سے گزارش ضرور ہے کہ جو اس پاک گھر سے محبت رکھتا ہے اسے مجدد عرفانیات جناب امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے اصلاب وارحام کے پاکیزہ نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے اہل منبر حضرات کے کسی توہین آمیز روایت کو بیان کرنے پر انہیں پیار سے سمجھائیں ضرور تاکہ ہمارے مجالس عزا میں نعوذ باللہ اہل بیت کی نصیب دشمناں توہین جاری نہ رہے...... جن حضرات کو امام خمینی رضوان اللہ علیہ اور ان جیسے دیگر عرفائے ماسلف رضوان اللہ علیھم کی رائے سے اختلاف بھی ہو تو وہ ہماری اس تحریر کو ہمارا ہی عقیدہ سمجھ کر برداشت کرلیں اور کوئی غلیظ بحث نہ چھیڑیں اسی میں عوام کا بھلا ہے

میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی جدہ طاہرہ صلوات اللہ علیہا کی انصار میں مجھے شامل فرمائیں گے اور اپنے خدام میں مجھے اور دیگر مجھ جیسے خطاکاروں کو شامل ضرور فرمائیں گے......

آیئے ہم سب مل کر دعا کریں کہ ان کی جدہ طاہرہ صلوات اللہ علیہا اور جناب محسن شہید علیہ الصلوات والسلام کی شہادت کا انتقام جلدی ہو اور ان کی ابدی حکومت کا قیام جلدی ہو

آمین یارب عالمین

دعا گو

جعفر

1.10.2001

www.jamanshah.com